

50058- بوڑھا شخص پیشاب کنٹرول نہ کر سکے تو نماز روزہ کی ادائیگی کس طرح ہوگی؟

سوال

میرے والد صاحب کی عمر تقریباً ایک سو پچاس برس ہے اور تقریباً وہ اپنی یادداشت کھو چکے ہیں، لیکن بعض اوقات ہمیں پہچان لیتے ہیں اور بعض اوقات نہیں پہچانتے، ان آخری برسوں میں وہ اپنا پیشاب بھی کنٹرول نہیں کر سکتے بلکہ ہم دن میں کئی بار ان کا لباس تبدیل کرتے ہیں تو کیا عدم طہارت کے باوجود وہ نماز ادا کر سکیں گے، اور کیا ہم انہیں روزہ رکھنے دیں؟

پسندیدہ جواب

آپ کے والد کی عقل و یادداشت اور ادراک کے اعتبار سے ان کا حکم بھی مختلف ہوگا، اگر تو وہ اپنی یادداشت اور عقل کھو بیٹھیں تو انہیں طہارت و نماز اور روزہ کا حکم نہیں دیا جائیگا اور اگر ان کی عقل اور یادداشت موجود ہو تو انہیں بغیر کسی مشقت کے اپنی استطاعت شرعی امور کا مکلف ٹھہرایا جائیگا۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

سے درج ذیل سوال کیا گیا:

یادداشت کھو چکنے والے اور پاگل و مجنون شخص اور بچے پر روزہ واجب ہے یا نہیں؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

”اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بندے پر عبادات اس صورت میں فرض کی ہیں جب وہ وجوب کی اہلیت رکھتا ہو، یعنی وہ عقل مند ہو اور اشیاء کا ادراک کر سکے، لیکن جس شخص میں عقل ہی نہیں اس پر عبادات لازم نہیں۔

تو اس طرح مجنون شخص پر لازم نہیں،

اور نہ ہی چھوٹا بچہ جو تمیز نہیں کر سکے اس پر لازم ہیں، یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت ہے شامل ہوتا ہے، اور اسی طرح وہ معذور جس کی عقل خراب ہو لیکن وہ مجنون کی حد تک نہ پہنچے، اور اسی طرح وہ بوڑھا شخص جس کی یادداشت جاتی رہے، جیسا کہ اس سائل کا کہنا ہے، تو ایسے شخص پر نہ تو روزہ واجب ہوتا ہے اور نہ ہی نماز اور نہ ہی طہارت؛ کیونکہ یادداشت کھونے والا شخص اس بچے کی طرح ہے جو تمیز نہ کر سکتا ہو۔

تو اس طرح اس سے تکلیف ساقط ہو جائیگی اور اسے نہ تو طہارت لازم ہوگی اور نہ ہی نماز اور نہ ہی روزہ، اور رہا مسئلہ اس کے مال میں مالی واجبات کا تو یہ اس کے مال میں واجب ہونگے چاہے وہ اس حالت میں ہی ہو تو مثلاً زکاۃ اس کے ولی الامر اور ذمہ دار پر اس کے مال سے ادا کرنا واجب ہوگی؛ کیونکہ زکاۃ کا وجوب مال سے تعلق رکھتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿آپ ان کے مالوں میں سے صدقے لے لیں جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک صاف کر دیں اور ان کے لیے دعا کیجئے بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے موجب اطمینان ہے اور اللہ تعالیٰ خوب سنتا ہے خوب جانتا ہے﴾۔ التوبہ (103).

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ”ان سے لو“ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب بین کی طرف بھیجا تو فرمایا:

”انہیں یہ بتاؤ کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان پر ان کے اموال میں زکاۃ فرض کی ہے، جو ان کے غنی اور مالدار لوگوں سے لے کر ان کے غریب اور فقراء کو واپس کیا جائیگا“

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: ان کے اموال میں زکاۃ ہے ”اگرچہ وہ مال کے مالک سے ہی لی جاتی ہے۔

بہر حال مالی واجبات اس حالت والے شخص سے ساقط نہیں ہونگے، لیکن باقی بدنی عبادات مثلاً نماز، طہارت، اور روزہ اس طرح کے بے عقل شخص سے ساقط ہو جائیگی“

دیکھیں: مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (19) سوال نمبر (40).

شیخ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا:

ایسے شخص کے متعلق روزہ رکھنے کا حکم
کیا ہے جو کچھ مدت تو عقل و ہوش رکھتا اور کچھ وقت اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہو،
یا ایک روز اول فول بکتا ہو اور دوسرے روز صبح کلام کرے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

”حکم علت کے اعتبار سے ہوگا، جن
اوقات میں وہ صبح اور عقل اور ہوش و حواس رکھتا ہو اس پر روزہ فرض ہے، اور جن
اوقات میں وہ مجنون اور اول فول بکنے والا ہو اس پر روزہ نہیں ہوگا، اگر فرض کریں
کہ وہ ایک یوم مجنون ہوتا ہے اور ایک روز صبح اور عقلمند تو جس یوم میں وہ صبح ہو
اس دن کا روزہ رکھنا لازم ہوگا، اور جس روز وہ صبح اور عقلمند نہیں اس دن کا روزہ
رکھنا لازم نہیں“

دیکھیں: مجموع فتاویٰ الشیخ ابن
عثیمین (19) سوال نمبر (43).

واللہ اعلم.